زمزم
دنیا کا بہترین پانی

جناب سید محبوب صاحب رضوی (دار العلوم دیوبند)

"برہان" کی گذشتہ اشاعت میں بحیرۂ مردار پر راقم السطور کا ایک مضمون شائع ہوچکا ہے، بحیرۂ مردار کا پانی دنیا کا بدترین پانی سمجھا جاتا ہے اور صرف یہی نہیں کہ پانی کی قدرتی حیات آفریں افادیت سے یہ پانی یکسر محروم ہے بلکہ اس کے برعکس اس پانی میں ہر ذی روح کے لئے مہلک اثرات بھی پائے جاتے ہیں۔

جس زمانے میں بحیرۂ مردار کا یہ مہلک پانی سطح زمین پر نمودار ہوا، ٹھیک اسی زمانے میں فاران کی بے آب وگیاہ اور "غیر ذی زرع" وادی میں زمزم کے نام سے ایک دوسرے پانی کی نمود ہوئی جو اپنی حیات آفرینی میں دنیا کے دوسرے تمام پانیوں پر سبقت لے گیا۔ ان دونوں پانیوں کی ابتدار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے ہوتی ہے۔ ذیل کے مضمون میں زمزم کے حالات پیش کئے گئے ہیں۔

(سید محبوب رضوی)

بیت اللہ کے قریب مشرق کی جانب کھڑے ہوں تو مطاف[1] کے متصل بائیں بیت اللہ سے ۳۸ ذراع[2] کے فاصلے پر مقام ابراہیم[3] کے نزدیک زمزم کا مشہور اور بابرکت تاریخی کنواں واقع ہے، زمزم کی تاریخ چار ہزار

---

[1] مطاف کے معنے طواف کرنے کی جگہ کے ہیں۔ بیت اللہ کے گرد مطاف پر سات مرتبہ چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں مطاف بیت اللہ کے چاروں طرف بیضوی شکل کا وہ راستہ ہے جو بیت اللہ کے ارد گرد بنا ہوا ہے۔ طواف کے لئے اسی جگہ پر چلنا پڑتا ہے، مطاف کا فرش سنگِ مرمر کا ہے۔

[2] ذراعِ شرعی کہنی سے لیکر انگلیوں کے سرے تک کا ہوتا ہے۔ اس کی مقدار تقریباً ۹ گرہ سمجھنی چاہیئے۔

[3] مقام ابراہیم اس مبارک اور مقدس پتھر کو کہتے ہیں جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (باقی آئندہ صفحہ پر)

سال قبل سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد سے محروم تھے۔ ایک روز انھوں نے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں فرزند کے لئے دعا کی۔ قرآن حکیم میں ہے :-

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَشَّرْنٰهُ اے پروردگار! مجھے ایک نیکوکار لڑکا عطا فرما پس ہم نے

بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ (سورۂ صافات) اس (ابراہیم) کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔

قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی چھوٹی بیوی حضرت ہاجرہ[1] سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے، توراۃ میں ہے کہ حضرت ہاجرہ کو فرشتہ نے حضرت اسمٰعیل کے تولد کی بشارت دی اور کہا کہ :-

"اپنے فرزند کا نام اسمٰعیل رکھنا" (کتاب پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۲)

عبرانی (HEBREW) زبان میں اسمٰعیل کا لفظ "شماع ایل" ہے یہ دو لفظوں سے مرکب ہے، عربی زبان کا لفظ "سماع" (سننا) کے لئے عبرانی (HEBREW) میں "شماع" بولا جاتا ہے۔ اور "ایل" اللہ کے مرادف ہے، اس لفظ کے معنے ہیں "خدا کا سننا" چونکہ حضرت اسمٰعیل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دعا قبول فرمائی تھی اس لئے اُن کا نام "شماعِ ایل" رکھا گیا، اسمٰعیل اس کی تعریب ہے خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے فرمایا تھا۔

"اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری دعا سنی، دیکھ میں اُسے برکت دوں گا اور اُسے برومند

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵ - بیت اللہ کی تعمیر کی تھی، خانۂ کعبہ کی دیواریں جب اونچی ہوگئیں تو بطور پیٹر کے معمارِ کعبہ (حضرت ابراہیم علیہ السّلام) نے اس پتھر کو استعمال فرمایا تھا۔ اس مقدس پتھر کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی تقریباً برابر ہے اس کا ہر رُخ قریب قریب پونے دو فٹ کا ہے، یہ تاریخی پتھر بیت اللہ سے ۲۲ ذراع کے فاصلے پر رکھا ہوا ہے۔ اس کے چاروں طرف حفاظت کے لئے پیتل کی جالیاں لگی ہوئی ہیں۔ جن پر ایک گنبد دار چھوٹی سی عمارت بنی ہوئی ہے، طوافِ کعبہ کے بعد یہاں دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، حدیثِ جابرؓ میں ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقامِ ابراہیم پر تشریف لائے تو فرمایا: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ (فتاویٰ عثمانی جلد ۶ ص ۷۳)

[1] ہاجرہ، اصل میں عبرانی "ہاغار" ہے جس کے معنے اجنبی اور بیگانے کے ہیں، ہاجرہ "ہاغار" کی تعریب ہے، حضرت ہاجرہ چونکہ مصر کی رہنے والی تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا قیام فلسطین میں تھا اس لئے یہ نام پڑ گیا۔

کروں گا' اور اس کو بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اس کو بڑی قوم بناؤں گا۔" (کتاب پیدائش باب ۱۸ آیت ۲۰)

حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل کا پیدا ہونا حضرت سارہ پر جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی بڑی بیوی تھیں بہت شاق گزرا' انھوں نے شوہر سے اصرار کیا کہ "ہاجرہ اور اُس کا بچّہ اسمٰعیل میری نگاہ کے سامنے نہ رہیں' اُن کو علیحدہ کسی جگہ رکھو!"

حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر یہ اصرار بے حد ناگوار گذرا' مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کو مطلع کیا کہ "ہاجرہ اسمٰعیل اور خود تیرے لئے مصلحت اسی میں ہے کہ سارہ جو کچھ کہتی ہے اُسے مان لے اور غم نہ کر"

(کتاب پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۳)

صحیح بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت ابن عباسؓ سے دو طویل روایتیں منقول ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:- حضرت ابراہیم علیہ السلام' ہاجرہ اور اُن کے شیر خوار بچے اسمٰعیل کو لے کر چلے' اور جہاں آج کعبہ ہے اس جگہ ایک درخت کے نیچے' زمزم کے موجودہ مقام کے بالائی حصّے پر اُن کو چھوڑ دیا' وہ جگہ ویران اور غیر آباد تھی' پانی کا بھی نام و نشان نہ تھا' حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے پانی کا ایک مشکیزہ اور ایک تھیلی میں کھجوریں اُن کے پاس چھوڑ دیں جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام واپس جانے لگے تو ہاجرہ اُن کے پیچھے پیچھے یہ کہتی ہوئی چلیں "اے ابراہیم! تم ہمیں ایسی وادی میں چھوڑے جاتے ہو جہاں نہ انسان ہے اور نہ کوئی مونس و غم خوار!"

ہاجرہ برابر یہ کہتی جاتی تھیں' مگر ابراہیم علیہ السّلام خاموش چلے جا رہے تھے' آخر ہاجرہ نے دریافت کیا "کیا خدا نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے؟"

حضرت ابراہیم نے فرمایا "ہاں یہ خدا کے حکم سے ہے!"

جب حضرت ہاجرہ نے یہ سنا تو کہنے لگیں "اگر یہ خدا کے حکم سے ہے تو وہ ہمیں ہرگز برباد اور ضائع نہیں کرے گا!"

حضرت ابراہیم علیہ السّلام چلتے چلتے جب ایک ٹیلے پر ایسی جگہ پہنچے جہاں اُن کے اہل و عیال نظر سے اوجھل ہو گئے تو اس جانب جہاں آج کعبہ ہے رُخ کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی:-

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۔

(سورۂ ابراہیم آیت ۳۷)

اے میرے پروردگار! ایک ایسی وادی میں جہاں کھیتی کا نام و نشان نہیں ہے میں نے اپنی اولاد تیرے محترم گھر کے قریب لاکر اس لئے بسائی ہے تاکہ یہ تیری نمازیں پڑھیں پس تو (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی جانب مائل ہو جائیں اور ان کے لئے زمین کی پیداوار سے رزق مہیا کرتے تاکہ تیرے شکر گذار ہوں۔[۱]

حضرت ہاجرہ چند روز تک مشکیزے سے پانی پیتی، تھیلی سے کھجوریں کھاتی اور اپنے بچے اسمٰعیل کو دودھ پلاتی رہیں، آخر وہ وقت بھی آگیا کہ نہ پانی رہا اور نہ کھجوریں، وہ سخت پریشان ہوئیں، جب حالت دگرگوں ہونے لگی اور بچہ بھی بھوک پیاس سے تڑپنے لگا تو حضرت ہاجرہ اپنے نورِ نظر کو چھوڑکر دور جا بیٹھیں تاکہ اس حالتِ زار میں بچے کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں، پھر کچھ سوچ کر قریب کی پہاڑی صَفَا پر چڑھیں کہ شاید کوئی شخص مل جائے یا کہیں پانی نظر آجائے مگر کچھ نظر نہ آیا، پھر بچے کی محبت میں دوڑکر وادی میں آگئیں، پھر دوسری جانب کی پہاڑی مَروَہ پر چڑھ گئیں اور جب وہاں بھی کچھ نظر نہ آیا تو تیزی سے لوٹ کر وادی میں اُتر آئیں، سات مرتبہ اسی طرح کیا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر پہنچ کر فرمایا "ہاجرہ کے اسی واقعہ کی یادگار میں صَفَا اور مَروَہ کے درمیان سعی کی جاتی ہے"[۲]۔

حضرت ہاجرہ جب ساتویں مرتبہ مَروَہ پر پہنچیں تو انھوں نے ایک آواز سنی، ہاجرہ نے کہا "اگر تم مدد کر سکتے ہو تو سامنے آؤ!" دفعتہً انھوں نے خدا کے فرشتے (جبرئیلؑ) کو زمزم کے مقام پر دیکھا، فرشتے نے

---

[۱] اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی یہ دعا قبول فرمائی - چار ہزار سال سے ہزاروں لاکھوں آدمی ہر سال دنیا کے مختلف گوشوں سے کھنچ کھنچ کر وہاں پہنچتے ہیں اور باوجودیکہ مکہ مکرمہ کی زمین پیداوار سے عاری ہے مگر وہاں تمام اشیائے خورونوش بکثرت و بافراط ملتی ہیں۔

[۲] حق تعالیٰ کو حضرت ہاجرہ کے حالتِ اضطراب میں یہ چکر اس قدر پسند آئے کہ یہاں ہر آنے والے پر صَفا اور مروہ کے سات چکر واجب کر کے ارکانِ حج میں داخل کر دیئے گئے اور ہمیشہ کے لئے اُن کی یہ سنت قائم ہو گئی۔

زمین میں ٹھوکر ماری جس سے پانی اُبلنے لگا۔ حضرت ہاجرہ نے دیکھا تو پانی کے چاروں طرف منڈیر بنانے لگیں مگر پانی برابر اُبلتا رہا۔

اس جگہ پہنچ کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُمِ اسمٰعیل پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو اس طرح نہ روکتیں تو وہ آج ایک بڑا چشمہ ہوتا۔"

حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور حضرت اسمٰعیل کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے اُن سے کہا "ہاجرہ! خوف اور غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے اس بچے کو ضائع نہ کرے گا، یہاں خدا کا گھر ہے جس کی تعمیر اس بچے اور اس کے باپ کی قسمت میں مقدر ہوچکی ہے۔[۱] اس لئے اللہ تعالیٰ اس خاندان کو ہلاک نہیں کرے گا۔" (صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

توراۃ میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے، لکھا ہے کہ:۔

"مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا، بچے کو ایک جھاڑی میں ڈال دیا۔ اور بچے سے تھوڑی دور ایک تیر کے برابر ہٹ کر غمزدہ بیٹھ گئی، اور اس نے کہا "بچے کو اپنی آنکھ سے مرتے نہیں دیکھو نگی اور الگ ہٹ کر گریہ وزاری کرنے لگی۔

خدا نے بچے کی آواز سُنی، اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکار کر کہا "ہاجرہ ڈر نہیں، خدا نے بچے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے سُن لی، اُٹھ اور بچے کو اُٹھا اور اپنے ہاتھ سے اس کو سنبھال کہ میں اُسے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔

---

[۱] حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے فرزند کو دیکھنے کے لئے متعدد مرتبہ تشریف لائے، آخری دفعہ آپ نے حضرت اسمٰعیل سے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جگہ بیت اللہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ اس کی تعمیر میں تم میری مدد کرو!" چنانچہ باپ اور بیٹے نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر شروع کردی۔ حضرت اسمٰعیل پتھر اُٹھا اُٹھا کر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام تعمیر کرتے جاتے تھے۔ جب دیواریں اونچی ہوگئیں تو حضرت اسمٰعیل ایک پتھر لائے تاکہ اُس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السّلام تعمیر کریں۔ یہی پتھر اب مقامِ ابراہیم کہلاتا ہے۔ تعمیر کے دوران دونوں حضرات یہ دعا کرتے جاتے تھے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے تو یقیناً سننے اور جاننے والا ہے۔

بیت اللہ کی عمارت کا طول شرقاً غرباً ۲۵ ذراع، اور عرض شمالاً جنوباً ۲۰ ذراع ہے، دیواروں کی بلندی ۲۷ ذراع ہے۔ بیت اللہ کا دروازہ مشرق کی جانب زمین سے تقریباً ۶ فیٹ بلند ہے۔ (البلاغ حج نمبر ص ۹۱)

خدا نے ہاجرہ کی آنکھ کھول دی، اس کو پانی کا ایک کنواں نظر آیا، وہ گئی اور مشکیزے کو پانی سے بھر لیا اور بچے کو پانی پلایا۔" (کتاب پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۵-۱۹)

زمزم کو جاری ہوئے چند ہی روز گذرے تھے کہ حجاز کا ایک قبیلہ بنی جرہم اس وادی کے قریب آکر ٹھہرا، دیکھا تو تھوڑے فاصلے پر پرندے اُڑ رہے ہیں، جرہم نے کہا "یہ پانی کی علامت ہے" ......

چنانچہ وہ اس مقام پر پہنچے، دیکھا تو واقعی پانی کا چشمہ موجود ہے۔ جرہم نے حضرت ہاجرہ سے وہاں قیام کرنے کی اجازت مانگی۔ انھوں نے اس شرط کے ساتھ اجازت دیدی کہ پانی کی ملکیت میں حصہ دار نہیں ہو سکتے، جرہم نے یہ بات بخوشی منظور کرلی اور وہیں مقیم ہوگئے (صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

زمزم کے نام | زمزم متعدد ناموں سے موسوم ہے۔ لسان العرب میں زمزم کے حسب ذیل نام بتلائے گئے ہیں۔

زَمزَم۔ مکتومہ۔ مَضنُونہ۔ شُباعَۃ۔ سُقیار۔ الرواؤ۔ رَکضَۃُ جبریل۔ ہزمۃ جبریل۔

شِفاءُ سُقم۔ طَعامُ طُعم۔ حَفیرۃ عبدالمطلب۔ زمزام۔ زُوازِم و زُوزِم (لسان العرب ص ۱۶۶ ج ۱۵)

زمزم کی وجہ تسمیہ | مورخین کا بیان ہے کہ زمزم زمزمہ سے ماخوذ ہے:-

روی عن الحربی سمیت زمزم بزمزمتہ السماءِ وھی صوتہ (تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۷)

حربی سے روایت ہے کہ زمزم کو زمزم اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے پانی کے نکلنے سے زمزمہ پیدا ہوتا ہے۔

عربی لغت میں زمزم اور زمزمہ کے معنے ہیں "دور سے گنگناہٹ سُنائی دینا، بکھری ہوئی چیز کو جمع کرنا، حفاظت کرنا، زمزم و زمزام و زُمزم و زوازم۔ بہت پانی، کھاری پانی"

(مصباح اللغات مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی ص ۳۲۱)

فرشتے کے زمین پر ایڑی مارنے سے جب پانی نکلنا شروع ہوا تو اُس سے جو زمزمہ (آواز) حضرت ہاجرہ نے سُنا اُسی پر اس کو زمزم کہہ کر پکارا گیا۔

ایک روایت یہ ہے کہ سُریانی زبان میں زمزم کے معنی ٹھہر۔ ٹھہر کے ہیں، چشمے سے جب پانی اُبلنے لگا تو حضرت ہاجرہ نے منڈیر بنا کر اُس کو روکنا چاہا، اس موقعہ پر بے ساختہ اُن کی زبان سے نکلا "زَم! زَم!" اس لئے یہ چشمہ زمزم کے نام سے موسوم ہوگیا۔ (فتاویٰ عثمانی جلد ۶ ص ۲۲۰)

توراۃ میں اس طرح موسوم کرنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، خود حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کا نام بھی اسی طرح رکھا گیا تھا اس کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔

زمزم کی تولیت | حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام جب بڑے ہو گئے تو انھوں نے قبیلہ جرہم کی ایک خاتون سے شادی کرلی خدا تعالیٰ نے انہیں بارہ بیٹے دیئے اور یہ سب حسب بشارتِ ربّانی خاندان کے بارہ سردار ہوئے ان میں سے ایک کا نام قیدار تھا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی قیدار کی اولاد میں ہیں۔ حضرت اسمٰعیل کے بعد اُن کے بڑے فرزند نابت (نبایوط) زمزم کے متولّی ہوئے، نابت کے انتقال کے بعد اُن کے نانا مضاض نے اس منصب پر قبضہ کرلیا (اخبارِ مکہ ص ۴۸)

عرصہ تک بنی جرہم میں مضاض کی اولاد زمزم کی نگہبانی کرتی رہی۔ یہاں تک کہ عرب کے ایک قبیلہ خزاعہ نے زمزم کو بنی جرہم سے چھین لیا، جرہم کے سردار عمرو بن حارث نے جب یہ متاعِ عزیز چھنتی دیکھی تو زمزم کو بند کرکے اُسے بے نام و نشان کر دیا۔

پانچویں صدی عیسوی میں قریش (آلِ اسمٰعیل) کو اپنے ایک پُرجوش اور باہمت سردار قصّی بن کلاب کی قیادت میں پھر بیت اللہ کی نگہبانی کا منصبِ جلیل حاصل ہو گیا۔ قصّی کی چوتھی پشت میں عبدالمطلب کو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے اور پورے قریش میں دانش مندی اور قابلیت میں کوئی اُن کا ہم سر نہ تھا۔ اُن کی بڑی خواہش تھی کہ زمزم کو جو عرصہ سے بند اور بے نام و نشان تھا کسی طرح اُس کا پتہ چل جائے تو اُسے پھر سے جاری کر دیں۔ ایک مرتبہ عبدالمطّلب نے اُس کا نشان دیکھا۔ صبح کو اپنے فرزند حارث (پہلوٹے بیٹے) کو ساتھ لیکر جگہ کھودی تو زمزم موجود تھا، پھر از سرِ نو پانی جاری ہو گیا۔

زمزم کی فضیلت | زمزم کا پانی صرف پیاس ہی نہیں بجھاتا بلکہ اُس میں غذائیت بھی ہے۔ وہ جسم کو پروان چڑھاتا اور قوتِ ہاضمہ کو مدد دیتا ہے، اُس نے حضرت ہاجرہ کو حصولِ معاش سے مطمئن کر دیا۔ زمزم کی فضیلت میں کتبِ احادیث میں متعدد روایتیں منقول ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاری رضی سے روایت ہے کہ وہ جب آغازِ اسلام کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی خبر سُن کر مکہ مکرمہ آئے تو اُن کو پورے ایک

مہینے تک بارگاہِ نبوّت میں حاضری کا موقع نہ مل سکا۔ زادِ راہ کچھ موجود نہ تھا۔ صرف زمزم کا پانی پی کر یہ مدّت بسر کی، خود اُن کا بیان ہے کہ:۔

فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما اجد علی کبدی سخفة جوع (صحیح مسلم مطبوعہ مصر ج۲ ص۱۶۲)

میں موٹا ہوگیا، حتی کہ میرا پیٹ بڑھ گیا۔ میں اپنے جگر میں بھوک کے ضعف کا کوئی اثر نہیں پاتا تھا!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنکر آبِ زمزم کے بارے میں فرمایا:۔

انها مبارکة انها طعام طعم (صحیح مسلم ایضًا)

اس میں برکت ہے اور سیر کرنے والی غذا ہے!

معجم کبیر طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ "ہم زمزم کو شباعہ بھی کہتے ہیں (یعنی سیر کرنے والا) کیونکہ اس کے پینے سے پیٹ بھرتا ہے اور ہم اہل و عیال کے لئے اُسے اچھی چیز پاتے ہیں۔"

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر ماء علی وجه الارض ماء زمزم۔

بہترین پانی دنیا میں آبِ زمزم ہے۔

(معجم کبیر طبرانی و ابن حبان بحوالہ تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۸۶)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک تیسری روایت دارقطنی میں یہ منقول ہے کہ

ماء زمزم لما شرب له فان شربته تستشفی به شفاك الله وان شربته لشبعك اشبعك الله وان شربته لقطع ظمأك قطعه الله وهی هزمة جبریل وسقیا الله لاسمٰعیل۔

زمزم کا پانی جس غرض کیلئے پیا جائے وہی غرض پوری کرتا ہے، اگر تو اس کو شفا کی غرض سے پیئے گا تو اللہ تعالےٰ تجھ کو شفا دیگا، اگر سیر ہونیکے لئے پیئے گا تو اللہ تعالےٰ تجھ کو سیر کریگا اور اگر پیاس بجھانیکے لئے پیئے گا تو اللہ تعالےٰ تیری پیاس بجھائیگا وہ جبریل کا پاؤں مارنا اور اللہ کا اسمٰعیل کو پانی پلانا ہے۔

حاکم نے مستدرک میں اس پر اتنا زیادہ کیا ہے:۔

وان شربته مستعیذًا اعاذك الله (دارقطنی و مستدرک بحوالہ تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۸۷)

اور اگر تو اس کو اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگنے کے لئے پیئے گا تو وہ تجھے پناہ دیگا۔

جامع صغیر میں ہے کہ: لا یجتمع ماء زمزم و نار جهنم فی جوف عبد

زمزم کا پانی اور جہنم کی آگ دونوں انسان کے شکم میں جمع نہیں ہو سکتے۔ [1]

---

[1] تفصیل کے لئے شیخ حسین عبداللہ باسلامہ کی تاریخ عمارۃ المسجد الحرام مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۳۵۴ھ۔ ص ۱۹۳ سے مراجعت کیجئے

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ زمزم کا پانی خود اپنے ہاتھ سے نکالا جائے اور قبلہ کی جانب رُخ کرکے خوب سیر ہو کر پیا جائے اور ہر سانس پر نظر اٹھا کر بیت اللہ کو دیکھے، اور بچا ہوا پانی اپنے منہ اور جسم پر مل لیا جائے اور اگر ہو سکے تو کچھ اپنے اوپر بھی ڈال لے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے ڈول کھینچکر آبِ زمزم نوش فرمایا تھا۔ (فتاویٰ عالمگیری وطبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۱۲۱)

زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ
اے اللہ مجھے فائدہ پہونچانے والا علم عطا فرما اور میرے رزق میں وسعت دے اور ہر بیماری سے مجھے شفا بخش

زمزم کا پانی بیٹھ کر پینے کے بجائے کھڑے ہو کر پینا مسنون ہو۔ بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا (صحیح بخاری کتاب الاشربہ)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آبِ زمزم بہت مرغوب تھا۔ فتح مکہ کے بعد حضور اکرمؐ نے مکہ کے نامور خطیب سُہیل بن عمروؓ کو خط لکھ کر زمزم طلب فرمایا۔ مکتوب گرامی میں تحریر تھا کہ :۔

ان جاء کتابی لیلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسین حتّٰی تبعث الیّ من ماء زمزم۔
میرا یہ خط پہنچتے ہی فوراً مجھے آبِ زمزم بھیج دو (رسالات نبویہ ص ۱۵۴)

چنانچہ حضرت سُہیلؓ نے آبِ زمزم کی دو مشکیں اونٹ پر لدوا کر خدمت اقدس میں مدینہ منورہ بھیجدیں

مرحوم سلطان ابن سعود اور برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل کی ایک ملاقات میں سلطان کے خادم نے آبِ زمزم کا ایک گلاس مسٹر چرچل کو پیش کیا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے چرچل نے لکھا ہو کہ :۔

"سلطان کے خادم نے مجھے آبِ زمزم کا ایک گلاس پیش کیا جو اتنا شیریں اور لذیذ تھا کہ میں نے زندگی بھر کبھی نہیں پیا" (روزنامہ پیامِ وطن دہلی۔ ۲۹ نومبر ۱۹۵۵ء)

زمزم کی کیمیاوی تحلیل | موجودہ سائنسی دور میں زمزم کے پانی کی کیمیاوی تحلیل سے اس میں حسب ذیل معدنی اجزاء کا انکشاف ہوا ہے۔

(۱) میگنیشیم سلفیٹ MAGNESIUM SULPHATE

(۲) سوڈیم سلفیٹ	SODIUM SULPHATE
(۳) سوڈیم کلورائیڈ	SODIUM CHLORIDE
(۴) کیلسیم کاربونیٹ	CALCIUM CARBONATE
(۵) پوٹاشیم نائٹریٹ	POTASIUM NITRATE
(۶) ہائیڈروجن سلفائڈ	HYDROGEN SULPHIDE

ان اجزاء میں حسب ذیل خواص پائے جاتے ہیں:۔

میگنیشیم سلفیٹ ۔ کا استعمال اعضاء کی حرارت کو دور کرتا ہے، قے متلی اور دوران سر کے لئے بیحد مفید ہے، دست آور ہوتا ہے اور استسقا کے لئے بڑا نفع بخش ہے۔ جسم کے تخمی مادے کو ختم کرکے مضر اجزاء کی بیخ کنی کرتا ہے۔

سوڈیم سلفیٹ ۔ یہ ایک قسم کا نمک ہے جو قبض کو رفع کرتا ہے، وجع المفاصل کے لئے بیحد فائدہ مند ہے، ذیابیطس، خونی پیچش، پتھری اور استسقا کے مریضوں کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔

سوڈیم کلورائیڈ ۔ انسانی خون کے لئے یہ نمک بہت اہمیت رکھتا ہے۔ تنفس کی صفائی اور جسمانی نظام کی برقراری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آنت اور پیٹ کے مسلسل درد اور ہیضے میں بے حد نفع بخش سمجھا جاتا ہے۔ متعدد قسم کے زہروں کے لئے بہترین تریاق ہے۔ خصوصاً کوئلے کے دھوئیں کی زہریلی گیس کاربن مانو آکسائڈ (CARBON MONOOXIDE) کی سمیت اس کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے، یہ نمک اعضاء کی کمزوری کو بھی دور کرتا ہے۔

کیلسیم کاربونٹ ۔ خوراک کو ہضم کرنے، پتھری کو توڑنے اور وجع المفاصل کے لئے مفید ہے۔ اعضاء کی حدت اور لو کا اثر زائل کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پوٹاشیم نائٹریٹ ۔ تھکن اور لو کے اثر کو زائل کرتا ہے، پیشاب آور ہے، دمہ کے لئے بھی مفید ہے، پسینہ بکثرت لاتا ہے۔ زمزم کے پانی کو ٹھنڈا رکھنے میں پوٹاشیم نائٹریٹ کا بڑا حصہ ہے۔

ہائیڈروجن سلفائڈ ۔ تمام جلدی امراض خصوصاً خنازیر کے لئے نفع بخش سمجھا جاتا ہے، شدید

زکام میں اس کے استعمال سے راحت محسوس ہوتی ہے، جراثیم کُش ہے اس لئے اس کے استعمال سے ہیضے کے جراثیم ختم ہو جاتے ہیں، یہ قوتِ حافظہ اور دوسری دماغی قوتوں کو تقویت پہونچاتا ہے اور غذا کو ہضم کرکے بھوک بڑھاتا ہے۔ بواسیر کے مریضوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

ہائیڈروجن سلفائڈ۔ زمزم میں خاص طور سے موجود ہے۔ تازہ زمزم پینے سے اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ غرض کہ آبِ زمزم نہ صرف ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہو بلکہ بہت سے فوائد کے لحاظ سے خاص اثر رکھتا ہو۔

بعض قدرتی چشمے جو زمین کے طبقات میں کیمیاوی اجزاء کے مخزن سے گذر کر اُبلتے ہیں مخصوص خواص رکھتے ہیں اور اکثر ممالک میں پائے جاتے ہیں جن سے ہزاروں انسان مستفید ہوتے ہیں اسی قسم کے ایک چشمے کا ذکر قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السّلام کے واقعہ میں بھی ملتا ہو:-

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ (سورہ ص) (اے ایوب!) اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کی ٹھنڈی جگہ اور پینے کا پانی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السّلام اسی پانی کو پی کر اور اس سے غسل کرکے اپنے طویل مرض سے صحتیاب ہوئے تھے۔

زمزم کی موجودہ حالت | اس وقت بیت اللہ سے ۳۸ ذراع کے فاصلے پر زمزم کا کنواں ایک دو منزلہ عمارت کے اندر واقع ہے، اوپر کا طبقہ مصلّٰی شافعی کہلاتا ہو، نیچے کے حصے میں کنواں ہو، کنویں کی دیواریں سنگِ مرمر سے بنی ہوئی ہیں۔ زمزم کے کنویں کی گہرائی ۲۰۰ ذراع ہو۔ اوپر کا دہانہ چار ذراع چوڑا ہو تقریباً ۱۰ ذراع پر پانی ہو، پانی کی سطح کے دو ذراع نیچے مضبوط آہنی جالی لگی ہوئی ہو تاکہ اگر کوئی چیز گر جائے تو اوپر ہی سے نکال لی جائے، پانی کھینچنے کے لئے کنویں پر چار چرخیاں لگی ہوئی ہیں، کنویں کے کمرے کا دروازہ مشرق کی جانب ہو، پچھلے دنوں سعودی حکومت نے زمزم کے قریب سیمنٹ کی دو بڑی ٹنکیاں بنا دی ہیں جو ہر وقت پانی سے لبریز رہتی ہیں ان سے بسہولت زمزم حاصل کیا جاسکتا ہو

زمزم کو جاری ہوئے چار ہزار سال گذر چکے ہیں، روزانہ بے شمار آدمی اس کا پانی پیتے ہیں اور تبرک کے طور پر آبِ زمزم دنیا کے ہر خطے میں پہنچتا ہے اور ہر وقت اس کا پانی نکلتا رہتا ہو مگر اس میں کبھی کمی نہیں آتی آبِ زمزم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہو کہ خواہ کتنی ہی مدت تک رکھا رہے مگر اُس میں بو پیدا نہیں ہوتی!